السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اپنے بچے کا نام دانیال رکھنا چاہتے ہیں، آپ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں کہ یہ نام رکھا جا سکتا ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کے لئے ضروری ہے کہ جب ان کے ہاں بچے کی پیدائش ہو تو با معنی، خوبصورت اور کسی اسلامی نام کا انتخاب کریں۔ نام کا شخصیت پر اثر ہوتا ہے اس لئے نام کے سلسلہ میں درج ذیل اقسام کے ناموں سے اجتناب کیا جائے:

جو انتہائی قبیح اور بُرا ہو، جس سے انسان کی عزت پر حرف آئے اور وہ اپنے نام کی وجہ سے لوگوں کے استہزاء کا نشانہ بنا رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُرے نام تبدیل کر دیتے تھے۔[1]

مثلاً آپ نے ایک لڑکی عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا تھا۔[2]

ایسے نام جن سے نحوست اور بد شگونی کے معانی ظاہر ہوتے ہیں مثلاً ''حزن'' نام رکھنا۔ اس کا معنی غم اور پریشانی ہے۔

ایسے ناموں سے بھی اجتناب کیا جائے جو اللہ رب العزت کے لئے خاص ہیں، مثلاً الرحمن، الخالق، الرازق وغیرہ، ان کے آغاز میں لفظ ''عبد'' لگا کر رکھے جا سکتے ہیں۔

ایسے نام بھی نہیں رکھنے چاہئیں جن میں لفظ عبد کو غیر اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو، مثلاً عبد الرسول، عبد العزیٰ اور عبد الکعبہ وغیرہ۔

ایسے ناموں سے بھی پرہیز کیا جائے جن کے رکھنے سے کفار کے ساتھ مشابہت ہوتی ہو یا بد کردار لوگوں کے نام ہوں، مثلاً قیصر، کسریٰ وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دو نام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمن۔[3]

یہ نام اس لئے پسند ہیں کہ ان میں اللہ کی عبودیت کا اظہار ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ دانیال حضرات انبیاء میں سے ایک نبی کا نام ہے، شرعی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں۔ یہ وہی نبی ہیں جن کے بے جان جسم سے جاہل لوگ تبرک حاصل کرتے تھے، جب تستر فتح ہوا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ منظر بچشم خود دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا، آپ نے جواب دیا کہ دن کے وقت تیرہ قبریں کھود کر رات کے وقت انہیں کسی قبر میں دفن کر دیں اور اس کے ساتھ باقی قبروں کو بھی تیار کر دیں تاکہ ان کی قبر کا لوگوں کو پتہ نہ چل سکے۔[4]

بہر حال دانیال ایک نبی کا نام ہے اور یہ نام کسی بھی بچے کا رکھا جا سکتا ہے تاکہ مستقبل میں اس نبی کی سیرت کی جھلک بچے میں نظر آ سکے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ ترمذی، الادب: ۲۸۳۹

[2]۔ صحیح مسلم، الآداب: ۲۱۳۹

[3]۔ صحیح مسلم، الآداب: ۲۱۳۲

[4]۔ فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۵۴ ج ۱۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث